© rasailojaraid.com

افکارِ احرار

مدارسِ عربیہ اسلام کے قلعے ہیں

اسلام کا ظہور بھی تاریخ عالم کا منفرد واقعہ اور نبی علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ اسلام آیا تو اس کو اپنے گھر (مکہ مکرمہ) میں بھی جگہ نہ ملی۔ کفار و مشرکین نے نبی علیہ السلام اور ان کے اصحاب کو مدینہ منورہ ہجرت پر مجبور کر دیا۔

پھر آہستہ آہستہ اسلام پھیلا، اس کا پیغام گھروں میں پہنچا، دلوں میں اتر گیا، تجارت و معیشت میں آیا، ترازو پہ قائم ہوا، اور رفتہ رفتہ زندگی کے تمام شعبوں میں چھا گیا۔

پھر مکہ مکرمہ فتح ہوا، مشرکین شکست و ہزیمت سے دوچار ہوئے اور اپنے ہی گھر سے نکالے ہوئے اسلام کو انھوں نے قبول کر لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق کریمانہ ان کے رگ و پے میں رچ بس گیا اور وہی لوگ امت کی ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔

آج تنزلی کا دور ہے، دم واپسی ہے، ہمیں پیچھے کی طرف لوٹنا ہو گا، اپنا ذہنی، فکری اور اعتقادی سفر مکہ مکرمہ کی طرف ہی کرنا ہو گا۔

آج کے عہد میں دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ اور علماء دین کے سپاہی ہیں۔ جو بہر حال قال اللہ وقال رسول کی صدا ئے حق بلند کرنے میں مشغول ہیں۔ گر کچھ روایات زندہ و باقی ہیں تو انہی مدارسِ عربیہ میں ہیں۔ جو لوگ دین کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان مدارس کو مضبوط تر بنائیں اور ایسی جماعت طیار کریں جس کا وجود اسلام کی ترقی و استحکام کا ذریعہ بن جائے۔ یہ مدارس اسلام کی لہلہاتی کھیتیاں ہیں جو لوگ ان کھیتوں کو ویران کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ علماء کو ان دین دشمنوں کے وسائل پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ کی طاقت و قدرت اور اس کے بے پناہ خزانوں پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ بالکل اسی طرح جیسے ہمارے اسلاف نے اللہ کے ماسوا سب کو نظر انداز کر کے کامیابیاں حاصل کیں۔ اللہ جل شانہ کی ذاتِ اقدس پر توکل ہی ہماری بقا، اور دشمن کی بربادی کی یقینی ضمانت ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ

ملتان، ۱۹۴۹ء

روایت: حاجی محمد صدیق صاحب، ملتان

© rasailojaraid.com